مولانا سید محمد انظر شاہ صاحب، کشمیری

قسط ۳

عظیم اسلامی مملکت کی بربادی کی ذمہ دار

شراب

اسلام کی نظر میں

اے صدر محترم ایک نظر اس پر بھی۔ (ایڈیٹر)

زناکاری | اکثر و بیشتر شرابی، حرام کاری کی لعنت کو غیر معمولی طور پر طویل کرنے کے لئے اور بدکاری اور فحاشی میں رنگ رلیاں منانے کے لئے شراب استعمال کرتے ہیں، رندی و مستی میں زنا ایسے مذموم فعل کا ارتکاب یقینی ہے، عقل جو حرام و حلال کی تمیز کرتی تھی۔ جب اس کا گلا گھونٹ دیا گیا۔ اور انسانی زندگی کے اس سب سے زیادہ مفید جوہر کو مے کشی کے راستے ضائع کر دیا گیا۔ تو پھر حیا سوز افعال میں مبتلا ہونا غیر متوقع نہیں ہے، حرام کاری لازمہ شراب ہے، اور حرام کاری سوسائٹی کے لئے سب سے زیادہ موذی مرض اور بیماری ہے، شہوانی جرائم میں شراب کو کس درجہ دخل ہے۔؟ اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے، بین الاقوامی ادارہ کے صدر ڈاکٹر رابرٹ پیرسن کہتے ہیں کہ:

"قتل اور ڈاکہ کے جرائم اور اجتماعی و انفرادی آلام و مصائب کا سب سے بڑا محرک شراب ہے، شہوانی جرائم ۵۰ سے ۷۵ فیصدی تک شراب نوشی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور دوسرے جرائم کی تہ میں بھی اکثر شراب نوشی ہی کے اثرات شامل رہتے ہیں۔" (انسانیت حیوانیت کی راہ پر صـ ۲۲۴)

زناکار ممالک میں جہاں شراب لازمہ تہذیب قرار دے کر پوری آبادی کو پلائی جا رہی ہے۔ ان زناکار آبادیوں میں ناجائز ولادتیں بکثرت ہو رہی ہیں۔ وسط ۱۹۵۵ء میں برطانیہ کی معاشیاتی ریسرچ کونسل نے جو رپورٹ شائع کی اس میں لکھا ہے کہ:

"ان ناجائز ولادتوں کا تعلق ضرور اس کثرت مے نوشی سے ہے جو ۱۰ سال سے کم عمر

والوں اور والیوں میں جاری ہے" (ایضاً)

اسی رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ شراب نوشی کے نتیجہ میں جو بدمستی پیدا ہو رہی ہے، اس میں بڑی اور چھوٹی عمر والے سب برابر شریک ہیں، لکھا ہے کہ:

"شراب سے بدمستی جتنی بڑے سن والوں میں ہے، اس سے دگنی ۲۱ سال سے کم عمر والوں میں ہے، شراب سے بدمستی جتنی بڑی سن والیوں میں ہے، اتنی ہی ۲۱ سال سے کم عمر والیوں میں ہے" (ایضاً)

اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حرام کاری جو نتیجہ ہے، شراب نوشی کا اس سے ناجائز توالد و تناسل میں چھوٹی عمر والی لڑکیاں سب سے بڑھ گئیں۔ لکھا ہے کہ:

"ناجائز ولادتوں کی ۲۱ سال کی عمر والیوں میں ۹ فیصدی کی زیادتی رہی اور ناجائز ولادتوں میں ۱۷ سال سے کم عمر والیوں میں ۲۲ فیصدی کی زیادتی رہی"

بتایا جاتا ہے کہ زنا و حرامکاری جو سوسائٹی کے لئے ایک مہلک روگ اور رستا ہوا ناسور ہے۔ اس کے نتیجہ میں جو ناجائز نسل کشی ہوتی ہے، جن میں پیدا ہونے والے بچوں کی مائیں ۲۹ فیصدی وہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں۔ جن کو شرابیوں نے رندی و مستی کی بھینٹ چڑھا دیا یا زناکار ممالک میں یہ لڑکیاں سکر و نشہ میں خود ہی شراب نوشوں کی سرگرمی آغوش کے لئے تیار ہو گئیں، وہ بچے جو پیدا ہو رہے ہیں، اپنی حرامکاری کو چھپانے کے لئے یہ مہذب بیوائیں کیا کریں گی۔؟

سوائے اس کے کہ اسقاط حمل کی تیز اور مضر ادویہ استعمال کریں یا معصوم جان کو گلا گھونٹ کر مار ڈالیں یا پھر چلتی گاڑیوں اور راستوں، نالیوں، کھیت اور باغات میں ڈال کر بھاگ جائیں اور کیا کر سکتی ہیں، اور پھر یہ بچے یا مر جائیں، زندہ رہ جائیں تو ان کی پرورش کا بار براہ راست حکومتوں پر آ جائے جسکی وجہ سے ملک کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ اسی مد میں صرف ہو، پھر بھی مشفق ماں و باپ کے نہ ہونے سے تربیت و پرورش، جسمانی صحت، اور نشو و نما میں اس قدر نقص رہ جاتا ہے کہ تمام عمر قوم کے یہ نونہال اپنے لئے اور پورے معاشرہ کے لئے بلائے جان ثابت ہوں، گویا کہ ایک شراب نوشی کا نتیجہ زنا، معصوم بچوں پر ظلم، ان کی معصوم جانوں کا تلف، بچوں کی ناقص تربیت، ملک اور سوسائٹی کے لئے کتنی تباہ کن شکل میں ظاہر ہوا۔ اور اسی رندی و مستی کے عالم میں غیر محرم عورتوں اور حسین لڑکیوں پر جنسی بھوک کی بے تابی میں بے اختیار نظریں اٹھتی ہیں جس کو مہذب الفاظ میں حسن پرستی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

حسن پرستی | اختر شیرانی کے حالات میں ہے کہ

"سینما سے انہیں (اختر شیرانی کو) کوئی خاص لگاؤ نہ تھا، پہلے پہل جب متکلم فلمیں لاہور میں آئیں تو میں انہیں تین چار بار لے گیا، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ تصویروں کی جگہ حسین عورتوں کی جانب زیادہ متوجہ رہے جو سینما ہال میں ادھر اُدھر رونق افروز تھیں۔" (نقوش ص۳۳)

حسن پرستی اور دیدہ بازی کا یہ وہی معیوب مشغلہ ہے، جس کی قباحت و شناعت کو ظاہر کرنے کے لئے اسلام نے زنا العین کا عنوان اختیار کیا ہے، زنا کا یہ پہلا زینہ ہے، جس پر سے شیطانی وساوس غیر شعوری طور پر گزارتے ہیں، اور اسکی انتہا زنا پر ہوتی ہے، شراب نوش عموماً اس خطرناک مرض میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔

قوائے شہوانیہ کی تحریک | یہ تمام اخلاقی بیماریاں ایک شرابی میں صرف اسی لئے پیدا ہوتی ہیں کہ شراب کا استعمال غیر معمولی طور پر قوائے شہوانیہ میں ہیجان و حرکت پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجہ میں ضروری ہوتا ہے کہ ہر قوت نفسانی کی محبوب و مرغوب غذا فوراً بہم پہنچائی جاتے ورنہ وہ قوت اپنی مطلوبہ غذا کو حاصل نہ کرنے کی صورت میں ایک سخت دھکا کھا کر ماؤف و معطل ہو جاتی ہے۔ شیخ الرئیس بو علی سینا نے شرابیوں کو شراب نوشی کے سلسلہ میں ہدایت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مجلس شراب میں جاذب نظر گل و ریحان، حسین دلفریب نوعمر لڑکے، لطیف اور شہوت بخورات، خوش گلو مطرب ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ:

شراب قوت شہوانیہ کو تحریک دیتی	"ذلک لان الشراب تحریک
ہے۔ لہذا ہر قوت جب اپنی مطلوبہ	قوی النفس و یثیر کل الشہوات
غذا نہ پائے گی تو منقبض ہو جائے گی۔	فاذا لم تجد کل قوۃ مطلوبہا تاذت
....	وانقبضت۔" (نفیس ص۲۲۳)

اخلاقی زندگی کے سلسلہ میں جن جرائم کا ذکر مختصراً کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً شراب نوشی ہی کا نتیجہ ہیں اسلام نے چودہ سو سال قبل جن خطرات کا ادراک کیا تھا آج چودہ سو سال کے بعد دنیا اس کی تصدیق کر رہی ہے، حال ہی میں راجستھان اسمبلی میں انسداد مے نوشی کا بل پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:

"شراب کو جلد از جلد قانوناً بند کرنا چاہئے مے کشی کے بڑھتے شغل کی وجہ سے اخلاقی جرائم میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔" (الجمعیۃ۔ دہلی)

ہندوستان کی آبادی میں صرف اسی گوشہ سے ہی یہ آواز نہیں اٹھائی گئی، بلکہ آئے دن علوبل

کی اسمبلیوں میں اسی قسم کی آوازیں گونج رہتی ہیں، اور غالباً مرکزی حکومت کو بھی عنقریب شراب کے استعمال کو روکنے کیلئے کوئی اقدام کرنا پڑے گا۔ اگرچہ آبکاری کے محکموں اور کاروبار سے جو بڑے منافع حکومتوں کو حاصل ہوتے ہیں اس کے پیش نظر انسداد مے نوشی کی مؤثر جدوجہد تقریباً ناممکن ہے۔

بہرحال اب تک آتش سیال کے ان مضار کی ہلکی سی تفصیل کی گئی جن کا تعلق جسمانی صحت اور پھر اخلاقی زندگی سے تھا۔ اب اس کو بھی دیکھئے کہ ام الخبائث کی تباہ کاریاں معاشرہ سوسائٹی اور عائلی زندگی میں بھی کس درجہ مہلک اور برباد کن ثابت ہو رہی ہیں۔ سینکڑوں گھرانے، قبیلے، خانوادے، بیوی بچے، عزیز واقارب، اور اس سے بڑھ کر ماحول بے کشی اور بادہ پرستی کی ہلاکتوں سے تباہ حال اور خستہ حال ہے۔ دولت کے انبار جائداد کے طویل وعریض اور زرنجش حصے۔ ملازمت ونوکری سے حاصل ہونے والی رقم اسی جام زہر پر قربان کی جارہی ہے۔ گھر میں اہل وعیال بھوک کے تڑپ رہے ہیں معصوم بچے بھوک کی شدت سے بلبلا رہے ہیں۔ لیکن بادہ نوش ابوالہوسوں کے بے رحم قلوب پر ان دل ہلا دینے والے مناظر کا کوئی اثر نہیں۔ شاید شراب کا مسلسل استعمال قلب میں قساوت و شقاوت بھی اس درجہ کی پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس جام زہر کا مشغلہ آدمی کو معطل کر کے نشاط کار اور جدوجہد کی امنگ چھین لیتا ہے۔ اور یہ شخص خانگی زندگی کے علاوہ سوسائٹی کے حق میں بھی ایک بڑا بار ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عائلی زندگی اور سوسائٹی کے حق میں شراب کی تباہ کاریوں کے ذیل میں ہم سب سے پہلے فقدان عمل کو لیتے ہیں۔

<u>فقدان عمل</u> ظاہر ہے کہ اس زہر کا طویل استعمال سینکڑوں قسم کی بیماریاں اور عوارض جیسے پیدا کرتا ہے جس کی تفصیل بیان کی گئی تو صحت جسمانی سے یاس ہونے کے بعد یہ بلانوش تعطل و فقدان عمل کی ایک ایسی زندگی گذاریگا جس میں نشاط کار اور عمل جدوجہد کی امنگ تو درکنار اپنا روگیلا وجود سنبھالنا اس کے لئے بار ہوگا۔ خاندان اور سوسائٹی کی نظر میں اپنے وجود کو ایک بار کی حیثیت میں دیکھ کر اور ایک رستے ہوئے ناسور کی شکل میں اپنے آپ کو پاکر عجب نہیں کہ پرآلام و پرمصائب زندگی کو جلد ختم کرنے کے لئے خودکشی تک پہنچنے کے لئے یہ بلانوش راہ ہموار کرے۔ اگرچہ مے نوشی خود ایک خودکشی ہے جس کی ہلاکت بدیر و سویر موت کی بھیانک شکل میں ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ بعض شراب کے پینے والے اس حماقت میں مبتلا ہیں کہ شراب کے پینے سے عمل جدوجہد میں مدد ملتی ہے اور ایک شرابی اس شخص کے مقابلہ میں زیادہ کام کر سکتا ہے۔ جو شراب استعمال نہ کرتا ہو حالانکہ یہ بھی سراسر غلط ہے۔ شراب کے نتیجے میں عوارض وامراض اور اس کے بعد تعطل و فقدان عمل بدیہی نتیجہ ہے۔ جنوبی افریقہ

میں ہونے والی جنگ کے دوران افسران فوج نے محاذ جنگ پر کام کرنے والے فوجیوں کے متعلق اپنے مشاہدہ کے بعد رپورٹ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ:

"محاذ جنگ پر تھک کر چور چور ہو جانے والے اور جنگ کے عین موقع پر فرار اختیار کرنے والے وہی فوجی تھے جو شراب کا استعمال کرتے ہیں۔" (الخمر والحیوۃ صفحہ ۶۹)

اور اسی کے ساتھ یہ بھی اطلاع دی گئی تھی کہ:

"اور جو فوجی شراب کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ خطرات کا مقابلہ کرنے والے اور عملی جد وجہد میں ہرگز نہ تھکنے والے وہی ثابت ہوئے۔" (ایضاً)

فوجی افسران نے اپنے اس چشم دید تجربے میں یہ بھی بتایا کہ محاذ جنگ پر بے پناہ مصروفیت کے نتیجے میں اگر فوجی بیمار بھی ہوئے تو تیزی کے ساتھ صحت کی طرف لوٹنے والے وہی تھے جو شراب کے استعمال سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور شراب پینے والے، حصولِ صحت سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ اپنے اسی مشاہدہ کے بعد ان فوجی افسروں نے لکھا تھا کہ:

"انہیں سپاہیوں کی بھرتی کرنی چاہیئے اور محاذ جنگ پر بھیجنا چاہیئے جو شراب کے استعمال سے پرہیز کرتے ہوں اس لئے کہ کارآمد اور فعال سپاہی یہی ثابت ہوئے ہیں ......" (ایضاً)

بہترین اور کارآمد فوجیوں کے بارے میں یہ فیصلہ اسی یورپ کی جانب سے کیا جا رہا ہے، جسے ایک طویل عرصہ تک فوجیوں کے لئے شراب کو ضروری قرار دیا تھا۔ اور محاذ جنگ پر شراب کے ذخیروں کے ساتھ دنیا بھر سے حرامکار اور بدکار عورتوں کو بھی فوجیوں کی جنسی بھوک کیلئے مہیا کیا جاتا تھا۔ شاید یورپ سمجھ رہا تھا کہ سکر و نشہ کی شدت اور جوش میں اپنی جان کو پیش کرنے میں یہ فوجی پس و پیش نہ کریں لیکن ماہرین یہ سمجھا رہے ہیں کہ مے نوشی کے بعد فقدان عمل اور تعطل کا اتنا زبردست مظاہرہ ہوتا ہے۔ جس سے جنگ کے خونریز ہنگاموں کے دوران مقاصد جنگ میں عظیم نقصانات اور ناکامیاں اٹھانا پڑتی ہیں۔ پچھلی جنگ عظیم میں یورپ نے بڑی تعداد میں محاذ جنگ میں زناکار عورتوں کا ہجوم اور بڑی تعداد میں شراب کا انتظام کرکے ہر ہر محاذ پر مسلسل شکست اٹھانے کے بعد یہ تجربہ حاصل کیا جس کو چودہ سو سال پہلے اسلام محسوس کر چکا تھا۔ اور بنی نوع انسان کو بھی اس کے خطرات اور ہلاکتوں سے مطلع کر رہا تھا۔ بہرحال معلوم ہوا کہ شراب نشاطِ کار کو بجیں کرعمل کی امنگ کی بجائے تعطل کا روگ پیدا کرتی ہے۔ اور فقدان عمل کے بعد مے کشی کرنیوالے گھریلو زندگی اور سوسائٹی و ملک تک کو ا...

نقصانات پہنچاتے ہیں، جن کی تلافی ممکن نہیں اس لئے شراب سے عملی جدوجہد میں اعانت و امداد یہ ایک فریب خیال ہے۔

عائلی زندگی کی بربادی اس کے ساتھ یہ بھی مسلم اور مشاہدہ ہے کہ ایک شرابی عائلی اور خانگی زندگی کے تقاضوں کو ہرگز پورا نہیں کر سکتا، اور مے نوشی کے عوض گھر کی تمام زندگی جہنم زار کا صحیح نمونہ بن جاتی ہے۔ بوتلوں میں بندپانی کے حصول کے لئے بڑی بڑی جائداد اور دولت نثار کر دہ کفاف بھی اسی راستہ ضائع کر دیا جاتا ہے، جو بیوی اور بچوں کے لئے معمولی سی معیشت اور گذران کا باعث بن سکتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوی بچے، لباس، خورد و نوش جو کہ انسانی زندگی کے بقا و تحفظ کی بنیادی ضروریات ہیں۔ ان کے انتظام سے بھی عاجز ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نتیجۃً یا تو بیوی اور بچوں کو فاقوں کی سخت گرفت میں تڑپ تڑپ کر جان دینا ہوگی یا پھر وہ قرض لینے پر مجبور ہوں گے، جسکی ادائیگی بظاہر بالکل ہی ناممکن ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پیٹ کے جہنم کو پُر کرنے کے لئے ہاتھ پھیلا کر ذلیل و خوار ہوں یا عورت اور لڑکیاں عصمت و عفت کی تجارت اختیار کریں اور لڑکے چوری اور ڈکیتی میں مبتلا ہو کر ملک و سوسائٹی کے لئے ایک مصیبت بن جائیں۔ شراب نوشی کے یہ ہولناک نتائج بالکل یقینی اور مشاہد ہیں۔ وہی سید عبدالحمید عدم پنجاب کے مشہور شاعر جن کا پہلے بھی ذکر گذرا انہیں کے متعلق سوانح میں ہے کہ:

> "ایک دفعہ انہوں نے خود ایک واقعہ سنایا۔ مہینے کی پہلی تاریخ تھی۔ کوئی پانچسو روپیہ تنخواہ لیکر شام کو اختر شیرانی سے ملے اور ایک ہی شام میں پانچسو روپیہ شراب اور عورت کی نظر ہو گئے۔ صبح گھر گئے تو بیوی نے تنخواہ مانگی، کہنے لگے کہ کسی جیب کترے نے کمال صفائی سے جیب کاٹ لی اور ایک پیسہ بھی نہیں چھوڑا۔ بیوی جان گئی کہ جھوٹ ہے۔ لڑائی ہوتی" (نقوش ص ۱۱۱)

پانچ سو روپیہ کی ایک خطیر رقم ایک ہی شام کے چند گھنٹوں میں شراب اور عورت کی نذر ہو جانے کے بعد بیوی اور بچوں کو پورا مہینہ جسطرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر گذارنا پڑا ہوگا، اس کا تصور اتنا دلدوز و دلگیر ہے کہ بیان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

بیوی بچوں کے تقاضوں اور فقر و فاقہ کے دل دہلا دینے والے مناظر سے بچنے کے لئے سوسائٹی اور عائلی زندگی کے یہ بدترین مجرم پھر یہ کرتے ہیں کہ:

> "گھر کا رخ نہیں کرتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ہفتہ ہفتہ میرے گھر پڑے رہے، بڑا لڑکا خالد بار بار آیا اور انہوں نے کہا کہ بیٹا میں آج ضرور آؤں گا۔" (ایضاً)

اور نہ صرف یہ بلکہ شرابیوں کو معیشت کے حصول اور اہل و عیال کی واجبی ضروریات کے تکفل کا خیال تک باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ ایک اور مشہور شاعر کے تذکرے میں ہے کہ :

"انہوں نے خود بیوی کی ضروریات معیشت کی جانب کبھی توجہ نہیں کی" (نقوش ص۸۵)

اور پھر یہ بلانوش اپنے بچوں اور متعلقین کو سوسائٹی کے لئے ایک بوجھ بنا کر چھوڑ دیتے ہیں اور بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بہترین صلاحیتیں ملک و ملت کیلئے مفید ہونے کی بجائے مضر اور مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ گویا عائلی زندگی کی یہ تباہی براہ راست ملک کے حق میں بھی ضرر رساں بن جاتی ہے۔ کیونکہ :

"گھر ہی سب سے پہلی تربیت گاہ تھی جس میں بچے اور بچیاں صحیح تربیت کے سانچوں میں ڈھلکر ملک و ملت کے لئے باعث فخر اور امتیاز و افتخار کے لائق مفید کردار ادا کر سکتے تھے" (الخمر والحیوۃ ص۹۰)

لیکن عائلی زندگی کی تباہی سے ملک کی یہ متوقع گراں بہا دولت برباد ہو جاتی ہے اور خطرہ شدید اس کا بھی ہے کہ پینے والے باپ کے عادات و خصائل خدانخواستہ معصوم بچوں میں اگر سرایت کر جائیں جس کا امکان بہت زیادہ ہے۔ تو ایک اتنی بڑی تباہی آئے گی، جس کا ازالہ بھی ہمیشہ کے لئے ناممکن ہوگا۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ بچے بھی مےکشی کی ناہنجار عادت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگرچہ یہ بھی بالکل متوقع ہے، بلکہ اس وقت عالم انسانی عادات و خصوصیات کے بارے میں عرض کر رہا ہوں جن کے لحاظ ہی سے انسان حیوان سے ممتاز ہو سکتا ہے۔ شرابی عام انسانی امتیازات کے برعکس جن حیوانی عادات کا خوگر ہو جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اس اقتباس سے کیجئے۔

"اسی وارفتگی کے سبب وہ کئی کئی روز تک نہیں نہاتے۔ اور پھر لطف یہ کہ انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ سردیوں میں خاص طور پر وہ ایک ایک قمیض کئی کئی دن پہنے رہتے ہیں۔ ان کے کوٹ اور پتلون کی تہ اکثر خراب ہوتی ہے۔ کپڑے اکثر ان کے جسم پر لٹکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ کئی کئی دن تک منہ بھی نہیں دھوتے۔ صبح اٹھے اور کلی کی اور دفتر چلے گئے" (نقوش شخصیات نمبر ص۱۱۴۱)

بھلا سوچنے کی بات ہے کہ تربیت کا وہ سب سے پہلا سکول اور آنکھ کھولنے کے بعد وہ سب سے پہلا ماحول جس میں بچہ سب سے زیادہ قریب ماں اور باپ ہی ہوتے ہیں۔ اور جن کے عادات و اخلاق، خصائل و کردار سے بچہ غیر شعوری طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اس ماحول میں جب اسے ماں اور باپ

ہی سے یہ سبق ملے گا۔ تو اس کی بدتمیزیاں کہاں تک نہ پہنچیں گی۔ انسانیت سے نکال کر حیوانیت اور چوپایوں کی زندگی میں داخل کرنے کا یہ سبق جو بچوں کو دیا جاتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ملک و قوم کے ان مجرموں کے اس شدید نوعیت والے جرم کی تعبیر کس عنوان سے کی جائے۔

معاشرہ کی تباہی | مے کشی کے بڑھتے ہوئے شغل کا نتیجہ انسان کی انفرادی و عائلی زندگی پر یہ ناگوار اثرات چھوڑتے ہوئے پھر جس طرح اجتماعی زندگی کے لئے تباہ کن بنتا ہے۔ اسکی تفصیل بھی بڑی ہولناک ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ذرا ان اعداد و شمار پر نظر ڈالئے جو آئے دن مؤقر اخبارات اور انسداد مے نوشی کی سوسائٹیوں کی جانب سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اطلاع دی گئی تھی کہ:

"بلجیم ایک چھوٹا سا ملک ہے، جس کی آبادی ۸½ ملین سے زائد نہیں لیکن ایک لاکھ نو ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں۔ یعنی ہر ۲۵ اشخاص کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں، ایک شراب خانہ ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی پچاس کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فیصد ۲۵۰ زیادہ ہوئے۔"

اور اس کے بعد لکھا ہے کہ:

"اہل بلجیم ایک سال میں ۵۵ گیلن شراب پیتے ہیں اور مجموعی مقدار دو کروڑ دس لاکھ چالیس ہزار پونڈ شراب میں صرف کرتے ہیں، یعنی روزانہ ستاون ہزار چھ سو پونڈ کی شراب خرچ ہوتی ہے۔ فی کس ۳½ پونڈ اور فی خاندان پندرہ پونڈ کا سالانہ حساب بااوسط ہے۔" (احکام العقلیہ صفحہ ۲۵۵)

(باقی آئندہ)

پی — سی — ٹی
مارکہ
پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور فون نمبر 65309